1049


بسم اللہ الرحمن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

چہار شنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

| جلد ۳۴ | ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴۲ |
|---|---|---|---|---|


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ۔ کھانسی اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو پٹیالہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ہے۔

# اسلام کے کامیاب مجاہد احمدیت کے فدائی مکرم و محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس

کی مع

## مکرم السید منیر الحصنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دمشق کی قادیان میں تشریف آوری

## اھلاً و سھلاً و مرحباً

### احباب جماعت کی طرف سے سٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم

قادیان ۱۵ اکتوبر۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جس مبارک ساعت کے انتظار میں ایک عرصہ سے احباب چشم براہ تھے وہ آگئی۔ یعنی ہمارے کامیاب و کامران مجاہد، پیکر ایثار مبلغ مکرم و محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس دس سال نہائت کامیابی کے ساتھ انگلستان کی سرزمین میں اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرنے کے بعد آج دو بجے دوپہر کی گاڑی سے معہ مکرم و محترم السید منیر الحصنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دمشق قادیان تشریف لائے۔

گاڑی کے آنے سے کافی عرصہ قبل احباب بڑے شوق کے ساتھ جوق در جوق سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ گاڑی کے آنے تک ایک عظیم الشان مجمع ہو گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چونکہ آج ہی صبح کے وقت دہلی سے تشریف لاتے ہوئے امرتسر کے سٹیشن پر دونوں خدام سے ملاقات فرما چکے تھے۔ اس لئے حضور تشریف نہ لائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب۔ مکرم نواب عبداللہ خان صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر ارکان کے علاوہ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور دیگر متعدد صحابہ کرام بھی تشریف لائے ہوئے تھے گاڑی کے پہنچنے پر مجمع نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اھلاً و سھلاً و مرحباً پکارا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ نے ہر دو محترم بھائیوں کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ فرمایا اور ہار پہنائے اس کے بعد ایک انتظام کے ماتحت ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک تمام احباب باری باری مصافحہ کرتے رہے۔ اور ہار پہناتے رہے۔ مصافحوں کا سلسلہ ختم ہونے پر دونوں اصحاب بذریعہ کار مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ اور دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈیوڑھی میں پہنچ کر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی خدمت مبارک میں مکرم مولوی شمس صاحب نے انگلستان کے احمدی احباب کی طرف سے اور مکرم السید منیر الحصنی صاحب نے دمشق کے احمدی احباب کی طرف سے آپ کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا۔

مسجد مبارک میں شکرانے کے دو نفل اور نماز ظہر ادا کرنے کے بعد دونوں اصحاب مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے۔ اور مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعا کی۔ اس کے بعد مولوی صاحب اپنے والد حضرت میاں امام دین صاحب کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔ میاں صاحب مرحوم اولین صحابہ میں سے تھے۔ مکرم مولوی صاحب کے قیام انگلستان کے دوران میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

## سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

## دہلی سے تشریف آوری

قادیان ۱۵ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین ہفتے سے زیادہ دہلی میں تشریف رکھنے اور نہائت اہم امور سرانجام دینے کے بعد آج گیارہ بجے کے قریب قادیان دارالامان واپس تشریف لائے۔ الحمد للہ احمدیہ چوک میں بہت سے خدام حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے جن سے حضور نے مصافحہ فرمایا۔

جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی ۱۳ اکتوبر کی رپورٹ میں تحریر فرمایا تھا کل شام کے نو بجے حضور فرنٹیر میل پر دہلی سے روانہ ہوئے اور آج ۸ بجے صبح امرتسر پہنچ گئے۔ جہاں اپنے کامیاب مجاہد مکرم محترم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس اور السید منیر الحصنی صاحب دمشقی سے ملاقات فرمائی۔ جو لاہور سے وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور حضور نے سٹیشن پر ہی ان کے ساتھ ناشتہ تناول فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد حضور بذریعہ کار قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور اہل بیت حضور کے ہمراہ تھے۔ باقی قافلہ بذریعہ گاڑی پہنچا۔ جن میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور مکرم چودھری مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری شامل تھے۔


ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

پھر تمام مدفونین کے لئے بھی دعا فرمائی۔ اور مہمان خانہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں ناشتہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے بعد پانچ بجے کے قریب اپنے گھر تشریف لے گئے۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ جہاں آپ متواتر دس سال تک رہے۔ اور جنگ کے ہولناک مصائب اور خطرات کے ہجوم میں بھی نہایت عمدگی سے اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ اس سے پہلے آپ ۱۹۲۱ء سے لیکر ۱۹۳۱ء تک بلاد عربیہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ حق کا فریضہ ادا فرما چکے تھے۔

مکرم محترم السید منیر الحصنی صاحب دمشق کے ایک نہایت معزز خاندان کے فرد ہیں۔ آپ ۱۹۲۵ء میں مکرم مولوی صاحب کے ذریعے احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ اور اس وقت سے لیکر اس وقت تک اپنے اخلاص میں برابر ترقی کر رہے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ دمشق کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اور نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں منہمک رہتے ہیں۔ آپ پہلی مرتبہ دیار حبیب میں تشریف لائے ہیں۔ ہم ہر دو اصحاب کی خدمت میں دیار حبیب میں تشریف لانے پر ایک بار پھر اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی تشریف آوری ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے۔ آمین



## مکرم محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا خیر مقدم کراچی میں

مکرم محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان کے کراچی پہنچنے پر جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے ان کے نیز السید منیر الحصنی صاحب کے اعزاز میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور مخلصانہ ایڈریس پیش کیا۔ اس موقع پر مکرم حکیم قیس مینائی صاحب نجیب آبادی نے حسب ذیل نظم پڑھی:۔

وہ آیا یقیں نگاہیں جس کی مشتاق
وہ شمس ماحی کفر و ضلالت
تجلت آیتہ" رب الجلیل
وہ نازِ احمدیت نازِ کشمیر
کبھی افضل تھی جس سے آل یعقوب
توجہ سے ہوئے پھر جس کی روشن
ضیا باری سے جس کی شرک و الحاد
وہ جس کی گرد رہ کا ذرہ ذرہ
سکھا کر آ گیا تہذیب مشرق
سکھا آیا ہمارا سیکھ وانی
جزاک اللہ فی الدارین خیرا
غرض اسلام کا سورج چڑھا ہے
مسلماں ہیں کہ اب تک سو رہے ہیں
الٰہی دے انہیں بھی کامرانی
تو رکھ مشتاق احمد کا بھی یا رب
وہ آئے واجب التعظیم مہمان

جلال الدین شمس شہرہ آفاق
فن تبلیغ میں استاد و مشاق
طلوع الشمس فی المغرب کا مصداق
وہ فخر آل ابراہیم و اسحاق
سکھا آیا وہی نبیوں کے اخلاق
جو تھے انجیل کے تاریک اوراق
چراغ بے ضیا و نور در طاق
شرر پروردہ در آغوش چقماق
اگرچہ مغربیت پر تھا یہ شاق
علوم دینی و آداب و اخلاق
کر آیا قرضہ انگلینڈ بے باق
گذرتا جا رہا ہے وقت اشراق
وہ سب بیدار سونا جن کو تھا شاق
جو ہے اب جانشینِ شمس "مشتاق"
کھلا باب فیوض درس و اسباق
وہ مہمانِ شہِ خلاق و رزاق

بحمد اللہ تعالیٰ اللہ آئے
نگاہِ قیس بھی تھی جن کی مشتاق

## سری کرشن جی کا ظہور

دنیا کے ہر بڑے مذہب کی کتب مقدسہ میں کل یگ میں آنے والے ایک مذہبی ریفارمر کے متعلق معہ اس کے آنے کے زمانہ کی علامتوں کے واضح الفاظ میں بشارت دی گئی ہے۔ اس وقت ہمارے مخاطب ہمارے ہندو بھائی ہیں جن کا اپنی مستند کتب کی تحریر کے مطابق کل یگ میں سری کرشن جی کے ظہور فرمانے کا اعتقاد ہے۔ خود کرشن جی نے اپنے آنے کے زمانہ کی علامتیں اور آنے کی غرض بیان فرما دی ہے۔ (گیتا میں) مہابھارت میں ویدویاس نے کل یگ کی علامتیں بیان کی ہیں۔ جن میں سے اختصار کے ساتھ چند ایک یہ ہیں:۔

(۱) برہمن اپنے دھرم کا پالن نہیں کریں گے (۲) لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے کئی لوگ برہمنوں کا لباس اختیار کر لیں گے۔ (۳) کھشتری اور ویش اپنے اصلی کاموں کو ترک کر کے دوسرے کاموں میں لگ جائیں گے۔ (۴) انسان کی طاقت جسم اور عمر گھٹ جائیگی۔ (۵) لوگ سچ بہت کم بولیں گے۔ (۶) بستیاں بے آباد ہو جائیں گی۔ (۷) شودر لوگ برہمنوں کو تم کر کے پکاریں گے۔ اور برہمن شودروں کو آپ کہیں گے۔ (۸) راستوں پر فاحشہ عورتیں اور ٹھگ عام ہوں گے۔ (۹) عورتوں سے شرم اڑ جائیگی۔ (۱۰) دودھ کی کمی ہو گی۔ (۱۱) چھوٹی عمر کی لڑکیاں حاملہ ہوں گی اور ۱۲ برس کا لڑکا باپ ہو گا۔ آج جب یہ علامتیں دنیا میں عام پائی جاتی ہیں۔ تو سری کرشن جی کا ظہور ابھی تک کیوں نہیں ہوا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بتائے ہوئے زمانہ کے مطابق سری کرشن جی کا ظہور ہو چکا۔ اس بارہ میں مفصل معلومات کے لئے "ست سندیش" ہندی (۸ رتی کاپی) کا مطالعہ فرمائیں۔ احمدی احباب ہندی خواں دوستوں میں کثرت سے اسکی اشاعت کریں۔ ہندو بھائی براہ راست بھی دفتر سے مفت منگا سکتے ہیں۔

(مینیجر ہندی ٹریکٹ سیریز دعوت و تبلیغ قادیان)

**درخواست دعا و مغفرت** } حضرت والدہ صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھتیجی تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گزار اور نہایت پارسا تھیں۔ بروز جمعہ ۱۱ اکتوبر وفات پا گئیں۔ آپ نے تقریباً ۸۶ سال عمر پائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالحق قریشی پوسٹل پنشنر از خوشاب۔

## لجنہ اماء اللہ حلقہ نئی دہلی کا ماہانہ اجلاس

لجنہ اماء اللہ حلقہ نئی دہلی کا ماہانہ اجلاس ۱۳ اکتوبر بوقت ۱۰ بجے صبح برمکان شیخ غلام حسین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم۔ نظم و ذکر حبیب کے بعد بیگم صاحبہ حافظ عبدالسلام صاحب نے ایک مضمون بعنوان "تربیتِ اولاد" پڑھ کر سنایا۔ پھر خاکسار نے جماعت احمدیہ اور تحریک جدید کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ بعدہٗ بیگم صاحبہ مولوی عبدالحمید صاحب نے دعا پر مضمون پڑھا۔ بیگم صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب نے قواعد و ضوابط اور ہمارے فرائض میں سے ممبران کے فرائض پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ دورانِ تقریر میں آپ نے فرمایا۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ہمارا لائحہ عمل تبلیغ ہونا چاہیئے۔ تبلیغ کرنے کے لئے ہمیں اپنے علم کو وسیع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ علم کی کمی ہمارے تبلیغ کے راستے میں بہت بڑی روک ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے اسلامی تمدن کو قائم کرنے اور آداب مجلس کے اصول یاد رکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا ہمارا اٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ جاگنا۔ کھانا۔ پینا۔ غرض ہر ایک چیز اسلامی تہذیب کے مطابق ہونی چاہیئے۔

(صغریٰ بیگم قدسیہ جنرل سیکرٹری)

1050

# دہلی میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی

## مجلس علم و عرفان

۱۹ر اکتوبر۔ آج بعد نماز مغرب و عشاء حضور نے ایک صاحب کے متعدد استفسارات کے جواب ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔

### بت پرستی

سوال:۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ بت پرستی ابتداء میں خیالات کو ایک جہت پر لانے میں مدد ہوتی ہے۔ پھر بت پرستی پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے۔

فرمایا دیکھنے والی بات یہ ہے کہ محض یک جہتی زیادہ اہمیت رکھتی ہے یا صداقت۔ خالی یک جہتی سے تو جنون کی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے ایک مجنون میں بڑا نقص ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے تمام خیالات ایک خاص جہت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ لیکن کوئی نہیں کہتا کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہو جائیں کیونکہ یہ یک جہتی ایک غلط چیز کی طرف ہوتی ہے۔ اگر صداقت کی طرف یک جہتی ہو تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ بت اگر واقعی خدا ہو۔ تو پھر تو یک جہتی کا سوال ہی نہیں ہمیں بہرحال اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ صداقت جہاں بھی ہو اسے حاصل کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ خدا نہیں ہے۔ تو پھر ایک غلط چیز کی طرف توجہ کیوں دی جائے۔ کیا ماں اگر بچے کو کوئی بات سمجھانے کے لئے جھوٹ بولے تو یہ جائز ہو جائے گا۔ جھوٹ بہرحال ناجائز ہے۔ خواہ وہ کسی غرض سے بولا جائے۔ کیونکہ جس طرح سچ کے ذریعے سچ میں ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ کے ذریعہ انسان جھوٹ کا زیادہ شیدا ہو جاتا ہے۔

سوال:۔ بت پرستی پر اعتراض اکثر غلط فہمی کی بناء پر ہوتا ہے۔

فرمایا۔ اگر اس امر کا کچھ بھی ثبوت ہو کہ بت میں خدائی طاقت موجود ہے۔ تو ہم فوراً مان لیں گے۔ غلط فہمی کی بات ہی نہیں ہے باقی ویسے تو دنیا کے ایک ایک ذرہ اور ایک ایک چیز سے اللہ تعالےٰ کا وجود ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بت کو سجدہ کرنا جائز ہے۔ تو پھر تو دنیا کی ہر چیز کو سجدہ کرنا چاہیئے۔ جو چیز بھی نظر کے سامنے آئے اسے سجدہ کرلینا چاہیئے۔ ایسی صورت میں تو انسان کے لئے چلنا پھرنا محال ہو جائے۔ آخر ہر وجود کے کچھ ثبوت ہوتے ہیں۔ دنیا میں نبی آتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے۔ دنیا ان کی شدید مخالفت کرتی ہے۔ اور انہیں مٹانے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن ہر قسم کے ناموافق حالات کے باوجود وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے جس کی طرف سے آنے کا دعوےٰ کیا ہے وہ یقیناً ہے۔ اور قادر مطلق ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی یہی دعوےٰ کیا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ دنیا میں اس امر کی کوئی ایک بھی مثال نہیں ملتی۔ کہ کسی نے یہ دعوےٰ کیا ہو کہ مجھے فلاں بت نے فلاں کام کے لئے بھیجا ہے۔ اور پھر اس نے انبیاء ہی کی طرح مخالفتوں کے درمیان ترقی حاصل کی ہو۔ اس قسم کی ایک بھی مثال موجود نہیں پس ہمارے نزدیک اصل قابل قدر چیز تو صداقت ہے۔ اگر ہمیں دلائل سے سمجھا دیا جائے کہ ان بتوں میں خدائی صفات موجود ہیں۔ تو ہم مان لینگے۔ ورنہ ویسے تو دنیا کے ایک ایک ذرہ سے خدا ظاہر ہوتا ہے۔

### نماز میں خیالات کا انتشار

سوال:۔ آپ نے ایک موقعہ پر کہا ہے کہ سب سے آسان ذریعہ خدا تعالےٰ تک پہنچنے کا نماز ہے لیکن اگر نماز میں خیالات ادھر ادھر منتشر رہیں اور توجہ قائم نہ ہو۔ تو اس کا کیا علاج ہے؟

فرمایا:۔ نماز میں توجہ قائم نہ ہونے کے کئی وجوہ ہوتے ہیں۔ ہمیں پہلے ان وجوہ کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اور پھر علاج کرنا چاہیئے کیونکہ مرض کی تشخیص کے بغیر علاج نہیں کیا جا سکتا۔ ایک وجہ نماز میں توجہ قائم نہ ہونے کی یہ ہوتی ہے۔ کہ نماز کی طرف رغبت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب رغبت نہ ہو۔ تو توجہ کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔ (۲) بعض دفعہ دماغی کمزوری کی وجہ سے توجہ قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ (۳) اگر کسی امر کی طرف حد سے زیادہ توجہ کی جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں بھی بے توجہگی اور دماغی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ غرض مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ کوئی ایک قانون نہیں بنایا جا سکتا۔ ان اسباب کی تشخیص کرکے پھر ان کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

### صفت رحم

سوال۔ رحم کرنا انسانی صفت ہے پھر یہ خدا تعالےٰ کیطرف کیوں منسوب کی جاتی ہے؟

فرمایا جب کسی کیفیت کے ٹھیک ٹھیک اظہار کیلئے کوئی لفظ نہ ملے تو پھر ایسے الفاظ بولدیئے جاتے ہیں۔ جو اس کیفیت سے قریب ترین حالت کو ظاہر کردیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ دنیا کی کسی چیز کی مانند نہیں ہے۔ اور اس کا ہمارے دماغ احاطہ نہیں کر سکتے۔ ایسی حالت میں یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اسکی کسی صفت کو سمجھنے کے لئے وہی لفظ استعمال کریں۔ جو اس صفت کی قریب ترین حالت میں ہم انسانوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پس اس میں شک نہیں۔ جب ہم انسانوں کے متعلق رحم۔ غصہ بخشش وغیرہ کے الفاظ استعمال کرینگے۔ تو ان کا اور مفہوم ہوگا۔ اور یہی لفظ جب اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کئے جائیں تو ان کا مفہوم اور ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ الفاظ ان کیفیات کی قریب ترین حالت کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے متعلق ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے استعمال کرلئے جاتے ہیں۔

### اللہ تعالےٰ غیر جانبدار ہے

سوال۔ کیا اللہ تعالےٰ کی بعض صفات اسے غیر جانبدار قرار نہیں دیتیں۔

فرمایا میرے ذہن میں تو کوئی ایسی صفت نہیں ہے۔ اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کیوں بعض افعال کو پسند کرتا ہے اور بعض کو ناپسند تو یہ جانبداری نہیں ہے۔ بلکہ اصلاح کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری اور لابدی ہے۔

### اسلام میں کافروں کے متعلق حکم

سوال۔ اسلام میں کافروں کو مارنے کا جو حکم ہے اس کا کیا مفہوم ہے۔

فرمایا۔ اسلام میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کافروں کو مارو۔ قرآن مجید تو یہی کہتا ہے کہ تم امن قائم رکھو۔ اور اگر کوئی زیادتی بھی کرے تو اسے معاف کردو۔ ہاں اگر کوئی مذہب کو برباد کرنے اور سچائی کو مٹانے کے لئے لڑے۔ تو اس صورت میں اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ ایک خاص وقت تک اسے سمجھانے اور ظلم سے باز رکھنے کا موقعہ دینے کے بعد دفاع کے لئے لڑو۔ قرآن مجید تو صاف کہتا ہے لکم دینکم ولی دین اور یہ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی ہر شخص جس مذہب پر قائم رہنا چاہتا ہے بے شک رہے۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ باقی بعض مسلمانوں نے غلطی کی وجہ سے جو یہ عقیدہ بنالیا ہے۔ کہ اسلام میں جبر جائز ہے یہ بے شک قابل اعتراض ہے۔ اور یہ اعتراض کرنے میں ہم بھی آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ لیکن قرآن مجید اور اسلام کی تعلیم اس اعتراض سے پاک ہے

### ہندو مسلمانوں کے لئے نصیحت

سوال۔ ہندو مسلمانوں کے لئے آپ کی نصیحت کیا ہے۔

فرمایا۔ اصل بات یہ ہے کہ سیاسیات پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اور اخلاق کی درستی کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ ساری خرابیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جھگڑے کو یونہی مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے۔ ورنہ اصل جھگڑا ہندو مسلمانوں میں اقتصادی ہے مسلمانوں کے گھر گھر میں یہ اثر پیدا ہو چکا ہے۔ کہ ہندو کبھی مسلمان کو ملازمت نہیں دیتا۔ اور ہندوؤں میں یہ خیال عام ہے۔ کہ مسلمان کبھی ہندو کو ملازم نہیں رکھنا چاہتا۔ اس خیال کی وجہ سے نہایت گہری اور وسیع منافرت پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے ایک دفعہ کراچی کے چند ہندو مسلم نوجوانوں کو جو ملاقات کے لئے آئے تھے یہ نصیحت کی تھی۔ کہ وہ آپس میں یہ عہد کرلیں۔ کہ ہندو مسلمانوں کے لئے اور مسلمان ہندوؤں کے لئے ملازمتیں مہیا کرینگے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ باہمی منافرت دور کرنے کا یہ طریق درست ہے۔ لیکن ایسے عمل کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اگر ایسا کیا جائے تو ہماری قوم ہماری دشمن ہو جائیگی

غرض اصل جھگڑا اقتصادی ہے۔ اگر میرے بتائے ہوئے طریق پر عمل کیا جائے۔ تو سب جھگڑے بند ہو جائیں۔ اگر ہندو اور مسلمان دونوں اپنا موجودہ طریق بدل لیں اور جب ایک قوم کا فرد دوسری قوم کے فرد کو مار ڈالے۔ تو مقتول کی قوم قاتل کی ساری قوم پر الزام نہ دے۔ اسی طرح قاتل جس قوم سے تعلق رکھے وہ بھی اسے اپنا ہیرو نہ بنائے۔ بلکہ اس کی مذمت کرے۔ تو بہت جلد ملک کی فضا بدل سکتی ہے۔

## اسلام اور عدم تشدد

سوال۔ عدم تشدد کے متعلق اسلام کیا تعلیم دیتا ہے۔

فرمایا۔ اسلام کہتا ہے۔ کسی کے ساتھ سختی نہ کرو۔ امن اور انصاف قائم کرنے کی کوشش کرو۔ لیکن اسلام یہ بھی نہیں کہتا۔ کہ ہر حالت میں مقابلہ سے گریز کرو۔ جب کوئی حملہ کرے۔ تو پہلے اسے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر اس کا کچھ اثر نہ ہو تو، پھر ظلم کو دور کرنے اور سچائی کو قائم کرنے کی خاطر مدافعانہ جنگ کرنے کی اسلام اجازت دیتا ہے۔ اور در اصل یہی تعلیم قابل عمل ہے۔ عدم تشدد کا عقیدہ تو ایسا عقیدہ ہے۔ کہ اسے پیش کرنے والے بھی اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ چنانچہ کانگرس ہمیشہ اسی نظریہ کو پیش کرتی رہی ہے۔ اب اسے چاہیئے تھا۔ کہ حکومت کو ہاتھ میں لیتے ہی فوج کو اڑا دیتی۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اسے علم ہے۔ کہ اس پر ہر حالت میں عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اندرونی گڑبڑ اور بیرونی حملے کو روکنے کے لئے فوج ضروری ہے اس کے بغیر گذارہ ہی نہیں۔ اسی طرح عیسائیت بھی بڑے فخر سے یہ تعلیم پیش کرتی ہے۔ کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی اس کے آگے کر دو۔ لیکن اس تعلیم پر عیسائی دنیا نے کبھی بھی عمل نہیں کیا۔ اور نہ وہ عمل کر سکتی ہے۔

۱۰ اکتوبر۔ آج بعد نماز مغرب و عشاء کی مجلس میں حضور نے جو گفتگو فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

## سائلین کی مدد

عرض کیا گیا۔ قرآن مجید سائلین کی مدد کا حکم دیتا ہے۔ لیکن بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے ان کو مانگنے کی عادت زیادہ پڑ جائے گی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں وہی سائل مراد ہے۔ جو حقیقی طور پر مدد کا مستحق ہو۔ اول تو مومن کا فرض ہے۔ کہ وہ خود قابل امداد لوگوں کا پتہ لگائے۔ لیکن پھر بھی بعض لوگوں کا علم نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں دو ہی طریق ہیں یا تو محتاج امداد لوگ توکل کر کے بیٹھے رہیں۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پھر انہیں اجازت دی گئی ہے۔ کہ بعض لوگوں کو اپنی حالت بتائیں۔ در اصل یہ فرض حکومت کا اور عام مسلمانوں کا ہے۔ کہ وہ مستحقین کا پتہ لگائیں۔ اور ان کو تلاش کر کے مدد کریں۔

## بیرونی ممالک میں تبلیغ

عرض کیا گیا۔ بعض غیر احمدی کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ زیادہ روپیہ بیرونی ممالک میں تبلیغ پر لگا رہی ہے۔ حالانکہ اسے ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی یہ کہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ چھوڑ کر مدینہ نہیں جانا چاہیئے تھا۔ بلکہ پہلے مکہ کو مسلمان بنا کر پھر دوسری طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی۔ اگر ہم ایک ہی جگہ تبلیغ کرتے رہیں۔ تو اس میں ہی ہماری عمریں گذر جائینگی۔ اور دوسرے ممالک کو شکوہ ہوگا۔ کہ ہمیں تبلیغ نہیں کی گئی۔ ہمارا فرض ہے کہ ساری دنیا میں پھیل جائیں۔ تا کہ سارے ممالک میں اگر صحابہ نہیں تو صحابہ کو دیکھنے والے تو موجود ہوں۔ اس کے علاوہ ہر ملک میں حق کو قبول کرنے کی استعداد رکھنے والی طبائع ہوتی ہیں۔ اور ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے درختوں پر بعض آم پک کر تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ نہیں ہوتا۔ کہ جب تک ایک درخت کے سارے آم نہ پک جائیں۔ اس وقت تک دوسرے درختوں کی طرف توجہ ہی نہ کی جائے۔ بلکہ جو آم بھی پک جائیں۔ خواہ کسی درخت پر ہوں۔ ان کو اتار لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک کی تبلیغ خود یہاں کی تبلیغ کے لئے مفید ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ باہر سے آئی ہوئی چیز زیادہ پسند کرتے ہیں۔ خواہ وہ یہیں سے باہر جائے۔

## انگریزی حکومت محسن ہے یا نہیں

عرض کیا گیا ایک شخص نے اعتراض کیا ہے۔ کہ آج تک کسی نبی نے حکومت کو محسن نہیں کہا۔

فرمایا۔ یہ اعتراض کرنے والے شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک لاکھ بیس ہزار نبیوں کی تاریخیں اور کتابیں سے کر آئے۔ اور اپنے دعوے کو ثابت کرے۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس نے سب نبیوں کے حالات نہیں پڑھے۔ اور اعتراض کرتے وقت جھوٹ بولا ہے۔ معترض کو یا تو یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ غلط کہا ہے۔ اور حکومت برطانیہ محسن نہیں ہے۔ اور اگر وہ یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گو اس کے نزدیک بھی حکومت محسن ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹ بولنا چاہیئے تھا۔ اور اسے محسن نہ کہنا چاہیئے تھا۔

## حضرت مسیح کی بن باپ ولادت

عرض کیا گیا حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کے عقیدہ کے متعلق طبیعت میں کچھ قبض سی محسوس ہوتی ہے۔

فرمایا۔ قبض اسلیئے محسوس ہوتی ہے۔ کہ بالعموم دنیا میں پیدائش بن باپ نہیں ہوتی۔ لیکن مورخین نے دو سو یا اڑھائی سو کے قریب ایسے واقعات لکھے ہیں۔ جن میں بن باپ پیدائش ہوئی ہے۔ اور قریباً ان سب واقعات کے ساتھ پیشگوئیاں وابستہ ہیں۔ مثلاً خود مغلوں میں سے چنگیز خاں کی مثال ہے۔ اسکی والدہ کے بیوہ ہو جانے کے تین سال بعد اسکی پیدائش ہوئی۔ اور پیدائش سے قبل اسکی والدہ نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھی ہے۔ کہ ایک نور میرے اندر سے نکلا ہے۔ اور دور دور تک پھیل گیا ہے۔ چنانچہ یہ خواب پوری ہوئی۔ اور چنگیز خاں وسیع حکومت کا مالک بنا۔ اسی طرح باقی جتنی مثالیں مورخین نے لکھی ہیں۔ سب کے ساتھ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اس وجہ سے ان پر ناجائز پیدائش کا شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس ان مثالوں کی موجودگی میں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ نادر واقعات ہیں۔ لیکن ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

خاکسار خورشید احمد رپورٹر الفضل

---

# سیکرٹریان امور عامہ توجہ کریں

پیشتر ازیں سیکرٹریانِ امور عامہ جماعتہائے احمدیہ کو سالانہ رپورٹ بھجوانے کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت تک سالانہ رپورٹ کارگزاری بابت سال ۴۵-۴۶ء کسی جماعت کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے سالانہ رپورٹ نظارت امور عامہ تا حال تیار نہیں ہو سکی۔

اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ سیکرٹریانِ امور عامہ جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ۲۵ اکتوبر ۴۶ء تک اپنی رپورٹیں "از یکم مئی ۴۵ء تا ۳۰ اپریل ۴۶ء" نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اب مزید توقف کی گنجائش نہیں رہی۔ (ناظر امور عامہ)

---

# ضروری اطلاع برائے حساب داران امانت

آجکل چونکہ ڈاکخانہ قادیان اور دیگر قریبی ڈاکخانہ جات سے منی آرڈر فارم میسر نہیں آرہے۔ اس لئے جب تک یہ مشکل دور نہ ہو۔ حساب دارانِ امانت کو بیمہ جات کے ذریعہ روپیہ بھیجا جائے گا۔ جس کی وجہ سے تھوڑی رقوم منگوانے والے احباب کو اخراجات فیس مقابلۃً زیادہ ادا کرنے پڑیں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اگر ہمیں منی آرڈر فارم دستیاب ہو گئے۔ تو پھر اسکی ضرورت نہ رہے گی۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

# یورپ کے ایک اور ملک میں تبلیغ اسلام کا آغاز

## سوئٹزرلینڈ جانے والے تین (۳) مجاہدین کی خدمت میں جماعت احمدیہ لنڈن کا

## الوداعی ایڈریس

یورپ کے وہ ممالک جہاں آج تک کبھی مسلمانوں نے تبلیغی جہاد نہ کیا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کو توفیق مل رہی ہے کہ وہ انہیں تاریکی کے دور سے نکالنے کا حتی الامکان سامان کریں۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ سرور دو عالم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام اسی زمانہ کے لئے ہی مقدر بیان کیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کے بروز کو مسیحیت کا جامہ پہنا کر اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ تا تثلیث کی عمارت کو مسمار کرنے کا کام اس کے سپرد کیا جائے پس آج اس کے حواری اسی مقصود کے لئے دنیا کے کناروں تک پھیل رہے ہیں۔

۱۶ر اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز اتوار ہمارے تین مجاہد بھائیوں برادرم شیخ ناصر احمد صاحب چوہدری عبد اللطیف صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر کو تبلیغ کے لئے سوئٹزرلینڈ جانے پر جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ یہ تقریب مکرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ جس کا افتتاح کلام ربانی کی تلاوت سے کیا گیا۔ مسٹر ظفر اللہ صاحب کاخ نے جو ایک مخلص ڈچ نو مسلم ہیں۔ اپنے بھائیوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں آپ نے بیان کیا

### ایڈریس

خدا تعالےٰ نے ہمیں کچھ عرصہ اکٹھے یہاں رہنے کی توفیق دی۔ اور ہم خوش ہیں کہ آج ہمارے بھائی ایک اہم اور مقدس مقصد کے لئے ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ آج دنیا اندھیرے میں ہے اور مادیت کے شکنجے میں پھنسی ہوئی۔ ہمارے بھائی روشنی کا سامان لے کر جا رہے ہیں جو دنیا کی مشکلات کا واحد علاج ہے۔ آج مغرب ان مصائب کی وجہ سے جو اس پر محیط ہیں پریشان ہے۔ اس کا علاج مذہب اسلام کی تعلیم میں مضمر ہے۔ ان کی اپنی محرف اور مبدل تعلیمات بجائے خود ان کی تکالیف میں اضافہ کا موجب ہیں۔ یورپ کا اپنی سیاست کو راہنما قرار دینا ایک نادانی ہے۔ اس کی کوئی مستقل بنیاد نہیں مختلف زمانوں میں لیڈروں کے بدلنے سے یہ بدلتی رہتی ہے ہاں اسلام جو خالص توحید کی تعلیم دیتا ہے ہاں وہ اسلام جس کی مساوات کی تعلیم نظیر نہیں رکھتی۔ اور جو رواداری کا ایک عمدہ سبق دنیا کو دیتی ہے۔ وہی ان مشکلات کا بہتر علاج ہے۔ قرآن کریم کامل کتاب ہے جس میں ہر قسم کی ہدایت موجود ہے۔ اور جو آج تک محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی۔ آج یورپ کو ایسے ہی راہنما کی ضرورت ہے۔ اور اس کے متعلق اسے خبردار کرنا ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے مجاہدین کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور ان کی مشکلات آسان کر کے تبلیغ کے بہترین راستے کھول دے۔

### جواب ایڈریس

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اس مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اس کے بعد آپ نے بیان کیا کہ ہم گو اس علاقہ میں جا رہے ہیں۔ جسے لوگ یورپ کا نہایت عمدہ علاقہ تصور کرتے ہیں۔ مگر ہمارے لئے یہ کوئی قابل کشش امر نہیں۔ ہم وہاں تفریح یا سیاحت کے لئے نہیں جا رہے۔ بلکہ ہم نے وہاں جا کر ایک عظیم الشان کام کرنا ہے۔ اندھیرے کو روشنی میں تبدیل کرنے کے سامان کرنے ہیں۔ اور حقیقتاً یہ بڑا مشکل کام ہے۔ بظاہر ایک مٹھی بھر جماعت کے یہ ارادے ایک مضحکہ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ خدائی سنت اسی طرح دنیا میں کارفرما رہی ہے۔ خدا تعالےٰ کے تمام پیغامبر اکیلے دنیا میں آئے۔ تمام دنیا نے مل کر ان کا مقابلہ کیا۔ مگر خدائی فرستادہ ہمیشہ غالب ہی ہوتا رہا۔ آج سے پچاس برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام تنہا کھڑے ہوئے۔ آپ کو اپنے علاقہ میں بھی کوئی نہ جانتا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ وہ آپ کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا۔ سو اب یہ زمانہ ہمارے سامنے ہے آج ۷۰۰۰ میل دور آپ کے خدام کے وفود آپ کے مشن کو کامیاب بنانے میں مصروف ہیں۔ گو موجودہ حالات میں ہماری کوششیں محدود ہیں مگر ہمیں کامل یقین ہے کہ خدا تعالےٰ ضرور ہمیں کامیابی عطا کرے گا۔ کیونکہ یہ سب اسی کا کام ہے۔ آخر پر آپ نے پھر درخواست کی کہ احباب اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ میں اول خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے مجھے زندگی وقف کرنے کی توفیق دی۔ اور اسلامی جہاد میں شامل ہونے کا موقعہ دیا۔ پھر احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اعلےٰ جذبات اور احساسات کو ایڈریس میں بیان کرتے ہوئے ہمیں نوازا ہے۔ آپ نے مکرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ جتنا عرصہ ہمیں یہاں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس میں آپ کا محبت بھرا سلوک ہمیشہ ہمیں یاد رہے گا۔ آپ نے ہر مشکل کے وقت نہایت ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی جزا عطا فرمائے۔ آخر پر آپ نے احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست کی۔

مولوی غلام احمد صاحب بشیر نے بھی ایڈریس کے جواب میں جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم مغربی دنیا میں ایک روشنی اپنے ساتھ لائے ہیں جسے آگے پھیلانا ہمارا کام ہے۔ ہماری کوششیں محدود اور کام لمبا ہے اس لئے اس موقعہ پر دعا کی درخواست ہے۔

### صدر مجلس کی تقریر

آخر میں چوہدری مشتاق احمد صاحب صدر مجلس نے چند امور بیان فرمائے۔ آپ نے کہا یہ ایک دلچسپ اتفاق ہے کہ آج کی ہی تاریخ چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ہندوستان کے ساحل کو خیرباد کہا۔ وہ اور میں اکٹھے ہی آئے۔ آپ کی منزل کی مقصود دوسرے دونوں ساتھیوں کی طرح جرمنی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ چوہدری صاحب رستہ میں بھی جرمن اسباق یاد کرتے رہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کو ابھی ان کا جرمنی جانا منظور نہ تھا۔ مسیحی اتحادیوں کے ماتحت جرمنی میں اور اسی طرح جاپان میں مسیحی مشنریوں کو تو کثرت سے داخل کر لیا گیا ہے۔ لیکن مسلم مبلغین کو جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس لئے ہالینڈ میں جانا تجویز ہوا۔ لیکن وہاں بھی روک پیدا ہو گئی۔ اور اب سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔ وہ یورپ کی دلکش سیرگاہ ہے۔ لیکن بحیثیت مبلغ ہمارے لئے وہ اس قدر دلفریب جگہ نہیں۔ ہم اس دنیا کی مسرتوں سے انہیں علیحدہ کر کے روحانی مسرتوں کی چاشنی سے لطف اندوز کرنا چاہتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ باوجود ہمارے انتہائی طور پر امن پسند ہونے کے اور گذشتہ نصف صدی کی تاریخ میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ہونے کے کہ ہم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا ہو۔ ہم پر مظالم توڑے جاتے ہیں۔ اور عجیب تر امر یہ ہے کہ ہمارے پہلے شہید جنہوں نے افغانستان میں ظالم اور جاہل پٹھانوں کے پتھروں کے نیچے جام شہادت پیا اس وجہ سے شہید کئے گئے کہ وہ کہتے تھے کہ اب دین کے لئے تلوار چلانا جائز نہیں۔ گویا وہ جو دنیا کو پیغام امن دیتے تھے مرتد قرار دے کر سنگسار کر دیئے گئے۔ اسی طرح ہمارے اور بزرگوں نے بھی اسی تعلیم کی اشاعت پر جام شہادت پیا۔ مگر اب یہ افسوسناک خبر آئی ہے کہ ڈھاکہ میں ہندوؤں نے ہماری مسجد دار التبلیغ اور لائبریری جلا دی ہے۔ کس قدر رنجدہ امر ہے کہ ہماری انتہائی امن پسندی اور ہر قانون شکنی سے علیحدگی کے باوجود ہم سے یہ درندگی کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ آپ نے خاص طور پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو تمام آزمائشوں سے محفوظ رکھے۔ وہ مخلص نوجوان ہیں اور ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اس موقعہ پر جماعت کے احباب کے علاوہ بہت سے دیگر احباب بھی مدعو تھے جن کی خدمت

# وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۷۰۶ :- منکہ پیر محمد ولد قطبہ قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری ساکن ننگل باغبانان خورد ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری حقیقی جائیداد سات گھماؤں زمین زرعی ہے۔ اور ایک مکان خام قیمتی ۱۰۰/- روپیہ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- پیر محمد ولد قطبہ بقلم خود۔ گواہ شد :- عمر دین ولد روڑا۔ گواہ شد :- بشیر علی عفی عنہ قادیان۔ الراقم نور احمد کلرک دار الافتاء قادیان۔

نمبر ۹۶۶۱ :- منکہ محمد عابد عادل ولد حاجی محمد فاضل صاحب قوم رتان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹½ سال پیدائشی احمدی ساکن فیروز پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶/۷/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۶۷ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے حق میں کرتا ہوں۔ العبد :- محمد عابد عادل گوجر مسلم گنج فیروز پور شہر۔ گواہ شد :- محمد فاضل نائب امیر جماعت احمدیہ فیروز پور۔ گواہ شد :- سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۹۶۶۳ :- منکہ محمد دین سفری ولد حکیم خیر دین صاحب قوم جٹ پیشہ تجارت عمر ۵۴ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن بٹالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶/۸/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۲۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- محمد دین سفری بقلم خود معرفت برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور گواہ شد :- مرزا نذیر علی۔ گواہ شد :- محمد دین بھینی بانگر

نمبر ۹۲۲۶ :- منکہ خاتون بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم شیخ عمر ۲۰ سال بیعت ستمبر ۲۵ء ساکن اکبر پور ڈاکخانہ خاص ضلع فرخ آباد صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۶/۶/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر دو سو پچاس روپے دس آنے ہے اور زیور ساڑھے تین سو روپیہ کا۔ اور نقد تین سو پچاس روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ :- خاتون بیگم موصیہ۔ گواہ شد :- محمد شفیع خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- مولوی منظور احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ اکبر پور۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**نئی دہلی** ۱۴ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں اس بمباری کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو حال ہی وزیرستان کے مسلمان قبائل پر کی گئی ہے۔

**کلکتہ** ۱۴ اکتوبر۔ حفاظتی اقدام کے طور پر شہر کی شراب تاڑی اور افیم وغیرہ کی دکانیں بند کر دی گئی ہیں۔ اس کی بنا پر حکومت بنگال کو روزانہ اسی ہزار روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔

**پشاور** ۱۴ اکتوبر۔ آفریدی قبائل کے ملکوں کے ایک جرگہ نے یقین دلایا ہے کہ ہم پورے طور پر مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ اور اگر لیگ کا کانگرس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو قبائلی علاقہ میں پنڈت نہرو کی کوئی آؤ بھگت نہ کی جائے گی۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس نے یورپ اور ایشیا کی ان تمام ممالک میں سے اپنی فوجیں واپس بلالی ہیں جو روس کے دشمن نہیں ہیں۔ برطانیہ کو بھی امن عالم کے متعلق اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینے کے لئے ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

**گوہاٹی** ۱۴ اکتوبر۔ قریباً دو ہزار مربع میل کے علاقہ میں سات سو سے زیادہ دیہات سیلاب کی وجہ سے زیر آب ہو گئے ہیں۔ اس وقت تک کئی لاکھ افراد نقصان اٹھا چکے ہیں۔

**لاہور** ۱۴ اکتوبر۔ سونا ۰/۸/۹۹ چاندی ۱۶۹ پونڈ ۰/۰/۶۹۔ امرتسر سونا ۰/۰/۱۰۳

**لائلپور** ۱۴ اکتوبر۔ گندم ۰/۱۰/۹ تا ۰/۱۴/۹۔ گھی دیسی ۰/۰/۲۰۳۔ آٹا مل ۰/۵/۱۰ شکر ۰/۰/۲۶ تا ۰/۰/۳۰۔ گڑ ۰/۸/۲۳ تا ۰/۸/۲۷

**بٹاویہ** ۱۴ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی ڈچ اور انڈونیشنی فوجوں کے درمیان عارضی طور پر جنگ ختم کر دینے کے معاہدہ کی شرائط کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر سلطان شہریار کی حکومت کو ملک کی آئینی حکومت تسلیم کر لیا گیا ہے۔

**پیرس** ۱۴ اکتوبر۔ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر عزام پاشا نے ایک بیان میں کہا مستقبل قریب میں کسی بیرونی اثر یا دباؤ کے بغیر ہی عالم عرب کا ایک متحدہ محاذ قائم ہو جائیگا۔

**پشاور** ۱۴ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۶ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز پشاور پہنچیں گے اور ۲۲ اکتوبر کو واپس دہلی آجائیں گے۔ تفصیلی پروگرام صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔

**مدراس** ۱۴ اکتوبر۔ کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام ایک سکول قائم کیا گیا ہے۔ جس میں عورتوں کو سیاسی تعلیم دی جائے گی۔ یہ اپنی قسم کا ملک میں پہلا سکول ہے۔ ہر ماہ ایک سو عورتوں کو ٹریننگ دی جائے گی۔

**لورپول** ۱۴ اکتوبر۔ پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر رابرٹ جو انگلستان سے واپس ہندوستان جا رہے تھے ہوٹل میں مردہ پائے گئے۔ ان کے سر پر گولی کا نشان ہے۔

**لکھنؤ** ۱۴ اکتوبر۔ حکومت یو۔پی نے سپلائی اور راشننگ کے محکموں کے ۱۳۱ افسروں کو اس الزام میں برخاست کر دیا ہے کہ ان کی شہرت خراب ہے۔ اور ان کے خلاف عوام کو بہت سی شکایات ہیں۔

**نیویارک** ۱۴ اکتوبر۔ سیام کی وزارت نے سرحد کے چار صوبے ہند چینی کو واپس کر دیئے ہیں۔ ان صوبوں کے متعلق ایک عرصہ سے جھگڑا چلا آتا تھا۔

**کراچی** ۱۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کی طرف سے نئی عبوری حکومت کی پانچ نشستوں میں سے ایک نشست ڈاکٹر امبیدکر کے مشورہ سے اچھوتوں کو دی جائے گی۔

اس اقدام کو کانگرس کی طرف سے ایک نیشنلسٹ مسلمان مقرر کرنے کا موزوں جواب سمجھا جاتا ہے۔

**پیرس** ۱۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پیرس کی صلح کانفرنس کے انتظامات پر تیس لاکھ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ ۲۱ اقوام کے نمائندے اس میں شامل ہوئے ہیں۔

**لنڈن** ۱۴ اکتوبر۔ برطانیہ کے ساحل کا ایک کافی حصہ ہر سال سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے مقامی حکام نے پانچ کروڑ پونڈ قرضہ مانگا ہے۔ جس سے ایک سمندری دیوار بنائی جائے گی۔

**نیپلز** ۱۴ اکتوبر۔ امریکہ نے بحیرہ روم میں اپنی فوجوں کی سرگرمیوں کے لئے نیپلز کی بندرگاہ کو مستقل کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

**نئی دہلی** ۱۵ اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک تار ارسال کی ہے جس میں مسٹر ٹرومین کی اس تجویز کی مخالفت کی ہے کہ فلسطین میں فوری طور پر ایک لاکھ یہودی آباد کر دیئے جائیں۔ آپ نے کہا یہ تجویز انصاف کے خلاف اور اخلاق کے ابتدائی اصول کے بھی منافی ہے۔

**لنڈن** ۱۴؍اکتوبر۔ عارضی حکومت کے متعلق مسلم لیگ کے تازہ فیصلہ کے متعلق لنڈن کے سیاسی حلقے اظہار رائے کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں سرکاری اعلان کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ پارلیمنٹ کے ممبر کن میجر وائٹ نے ایک بیان میں کہا۔ عارضی حکومت میں مسلم لیگ کی شرکت امید افزا ضرور ہے۔ لیکن ابھی کئی مزید مشکلات پیش آئیں گی۔

**کراچی** ۱۴؍اکتوبر۔ سندھ کی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے لیگ کے تمام عہدیداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام سرکاری خطابات ترک کر دیں۔ سرکاری خطابات رکھنے والا کوئی شخص انتخابات میں لیگ کا ٹکٹ حاصل نہیں کر سکے گا۔

**کراچی** ۱۴؍اکتوبر۔ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اٹھارہ عازمین حج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی کے ہوائی اڈہ سے جدہ روانہ ہوئے ہیں۔

**پیرس** ۱۴؍اکتوبر۔ پیرس کانفرنس کے کھلے اجلاس میں موسیو مولوٹوف وزیر خارجہ روس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں نے برطانیہ کے زیر اثر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور اس طرح کانفرنس کی کارروائی کو بے معنی بنا دیا ہے۔ اگر ہندوستان آزاد ہوتا تو اس کے نمائندے کبھی یوں جانبداری کا مظاہرہ کرتے۔

**کراچی** ۱۴؍اکتوبر۔ سویڈن کی حکومت نے اس سال کے آخر تک دو ہزار ٹن اخباری کاغذ ہندوستان کے لئے مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

**کلکتہ** ۱۴؍اکتوبر۔ فسادات کلکتہ کی تفتیش کرنے کے لئے ہندوستان کے چیف جسٹس کی صدارت میں جو تحقیقاتی کمشن مقرر کیا گیا تھا آج اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک کمشن کی کارروائی جاری رہی معلوم ہوا ہے کہ قتل اور قتل کرنے کی کوشش کے الزام میں چھ ہزار گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

**کراچی** ۱۰؍اکتوبر۔ اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر آج بمبئی سے کراچی پہنچے۔ آپ عنقریب لنڈن جا رہے ہیں۔ خیال ہے آپ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر چرچل سے ملاقات کریں گے۔

**نئی دہلی** ۱۵؍اکتوبر۔ آج عبوری حکومت کے ارکان کا اجلاس وائسرائے ہند کی صدارت میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس بالعموم بدھ کو ہوا کرتا ہے لیکن چونکہ وائسرائے ہند بمبئی اور پنڈت نہرو صوبہ سرحد کو جا رہے ہیں۔ اس لئے ایک دن قبل منعقد ہوا۔

**نئی دہلی** ۱۵؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی جناح نے عبوری حکومت کی پانچ نشستوں کے لئے ناموں کی فہرست وائسرائے کو بھیجدی ہے۔ آج ساڑھے ۶ بجے شام مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔

**لنڈن** ۱۵؍اکتوبر۔ لنڈن کی مسلم لیگ نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں عبوری حکومت میں شمولیت کے متعلق لیگ ورکنگ کمیٹی کے تازہ فیصلہ کی حمایت کی گئی ہے

**نئی دہلی** ۱۵؍اکتوبر۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں انڈین نیشنل کانگرس کی صدارت کا امیدوار نہیں ہوں۔ جن وجوہ کی بنا پر میں نے اپریل میں معذوری کا اظہار کیا تھا۔ وہ اب بھی موجود ہیں۔

## عبوری حکومت میں مسلم لیگی
## ارکان کے انتخاب کا اعلان

**نئی دہلی** ۱۵؍اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ مسلم لیگ نے عبوری حکومت میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ اس لئے وائسرائے ہند نے لیگ کے مندرجہ ذیل اصحاب کو ملک معظم کی منظوری سے عبوری حکومت کا رکن بنانے کا اعلان کیا ہے (۱) مسٹر چندریگر سندھ بمبئی پراونشل مسلم لیگ (۲) سردار عبدالرب صاحب نشتر (سرحد) (۳) راجہ غضنفر علی خان صاحب (پنجاب) (۴) مسٹر لیاقت علی خان صاحب

مندرجہ بالا اصحاب کی شمولیت کی وجہ سے موجودہ حکومت میں جو تبدیلی کرنی پڑیگی اسکے سلسلے میں مندرجہ ذیل ممبر مستعفی ہو گئے ہیں مسٹر شرت چندر بوس مسٹر شفاعت احمد مسٹر علی ظہیر۔ وائسرائے نے ان مستعفی شدہ ارکان سے درخواست کی ہے۔ کہ نئے ممبر جب تک اپنے عہدوں کا چارج نہیں لیتے اس وقت تک وہ بدستور کام کرتے رہیں امید کی جاتی ہے کہ جلد محکمہ جات کی تقسیم از سر نو کر دیجائیگی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا نئی دہلی میں ۲۳ اکتوبر کو اس تغیر و تبدل پر غور کرنے کے لئے اجلاس منعقد کیا جائے گا